



رسالہ نمبر 89

اشکوں کی برسات

(سیرتِ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے چند گوشے)



شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوالیاس
محمد الیاس عطاء قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)

SC1288

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اشکوں کی برسات

شیطن لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (36 صفحات) آخر تک
پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ایمان تازہ ہو جائیگا۔

دُرود شریف کی فضیلت

امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ
الْكَرِيمُ فرماتے ہیں: جب کسی مسجد کے پاس سے گزرو تو رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ
تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھو۔ (فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلَی النَّبِیِّ لِلْقَاضِی الْجَنْصَنی ص ۷۰ رقم ۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پُر رونق بازار میں ریشم کے کپڑے کی ایک دکان پر اُس دکان کا خادم مشغول دعا
ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جنت کا سوال کر رہا ہے۔ یہ سن کر مالکِ دکان پر رقت طاری
ہو گئی، آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے حتیٰ کہ کنپٹیاں اور کندھے کانپنے لگے۔ مالکِ دکان
نے فوراً دکان بند کرنے کا حکم دیا، اپنے سر پر کپڑا لپیٹ کر جلدی سے اُٹھے اور کہنے لگے:
افسوس! ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کس قدر جری (یعنی نڈر) ہو گئے کہ ہم میں سے ایک شخص صرف

مدینہ

ایہ بیان امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دُعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کے اندر ہفتہ وار
سخنوںِ بحرے اجتماع ۳ شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ (10-15-7) میں فرمایا تھا۔ ترجمہ و اضافے کے ساتھ تحریر حاضر خدمت ہے۔ - مجلسِ مکتبۃ المدینہ

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار رُو پا کر پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

اپنے دل کی مرضی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جَعَت مانگتا ہے۔ (یہ تو بہت ہمت بھرا سوال ہے) ہم جیسے (گنہگاروں) کو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے (اپنے گناہوں کی) مُعافی مانگنی چاہئے۔ یہ مالکِ دکان بہت زیادہ خوفِ خدا عزوجل کے حامل تھے، رات جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو ان کی آنکھوں سے اس قدر اشکوں کی برسات ہوتی کہ چٹائی پر آنسو گرنے کی ٹپ ٹپ صاف سنائی دیتی۔ اور اتنا روتے اتنا روتے کہ پڑوسیوں کو رحم آنے لگتا۔

(مُلَخَّصُ از اَلْخَيْرَاتِ الْجَسَانِ لِلْهَيْتَمِيِّ ص ۵۰، ۵۴ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں یہ کون تھے؟ یہ مالکِ دکان کروڑوں خفیوں کے عظیم پیشوا، سِرَاجُ الْاُمَمَہ، کَاشِفُ الْغُمَّہ، امامِ اعظم، فَقیہِ اَفْحَم حضرت سیدنا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

نہ کیوں کریں نازِ اہلسنت، کہ تم سے چمکا نصیبِ اُمت

سِرَاجِ اُمت ملا جو تم ساء، امامِ اعظم ابوحنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چاروں امام برحق ہیں

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ کا نام نامی نعمان، والدِ گرامی کا نام ثابت اور کنیت ابوحنیفہ ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ 70ھ میں عراق کے مشہور شہر ”کوفہ“ میں پیدا ہوئے اور 80

سال کی عمر میں 2 شعبان الْمُعْظَم 150ھ میں وفات پائی۔ (نُزْہَةُ الْقَارِی ج ۱ ص ۱۶۹، ۲۱۹) اور آج بھی بغداد شریف میں آپ کا مزارِ فائِض الانوار مَرَجِعُ خَلَائِق ہے۔ ائمہ اَرْبَعہ

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جو شخص مجھ پر زُرو پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

یعنی چاروں امام (امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم) برحق ہیں اور ان چاروں کے خوش عقیدہ مُقَلِّدین آپس میں بھائی بھائی ہیں، ان میں آپس میں تَعَصُّب (یعنی ہٹ دھرمی) کی کوئی وجہ نہیں۔ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ علیہ رحمۃ اللہ اکرم چاروں اماموں میں بلند مرتبہ ہیں، اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان چاروں میں صرف آپ تابعی ہیں۔ ”تابعی“ اُس کو کہتے ہیں: ”جس نے ایمان کی حالت میں کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی ہو اور ایمان پر اُس کا خاتمہ ہوا ہو۔“ (الْخَيْرَاتُ الْجَسَلَانُ ص ۳۳) سیدنا امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ اکرم نے مختلف روایات کے تحت چند صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہے اور بعض صحابہ علیہم الرضوان سے براہِ راست سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارشادات بھی سنے ہیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا نَواثِلَہُ بْنُ اَسْقَعِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُن کر امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ روایت بیان فرمائی ہے کہ اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمانِ عبرت نشان ہے: اپنے بھائی کی ہُمَاہُت نہ کر (یعنی اُس کی مصیبت پر اظہارِ مُسْرَّت نہ کر) کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر رَحْم کرے گا اور تجھے اس میں مبتلا کر دے گا۔

(سُنَنِ تِرْمِذِی ج ۴ ص ۲۲۷ حدیث ۲۵۱۴)

ہے نامُ عُمان ابنِ ثابت، ابوحنیفہ ہے ان کی کنیت

پکارتا ہے یہ کہہ کے عالم، امام اعظم ابوحنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (۱: بنی)

حنفیوں کے لئے مغفرت کی بشارت

سیدنا امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے اپنی زندگی میں پچپن (55) حج کئے۔ جب آخری بار حج کی سعادت حاصل کی تو حُجَّامِ کعبہ مُشْرِفہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خواہش پر بابُ الکعبہ کھول دیا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بصدِ عجز و نیاز اندر داخل ہوئے اور بیٹُ اللہ کے دوستوں کے درمیان کھڑے ہو کر دُرُودِ کَعْت میں پورا قرآن پاک ختم کیا، پھر دیر تک رو کر مناجات کرتے رہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشغول دعا تھے کہ بیٹُ اللہ کے ایک گوشے (یعنی کونے) سے آواز آئی: ”تم نے اچھی طرح ہماری معرفت (یعنی پہچان) حاصل کی اور خلوص کے ساتھ خدمت کی، ہم نے تم کو بخشا اور قیامت تک جو تمہارے مذہب پر ہوگا (یعنی تمہاری تقلید کرے گا) اُس کو بھی بخش دیا۔“ (دُرُ مُختار ج ۱ ص ۱۲۶-۱۲۷) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہم کس قدر خوش نصیب ہیں کہ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا دامنِ کرم ہمارے ہاتھوں میں آیا۔

مُروں شہا! زیرِ بنز گنبد، ہو میرا مَدَن بقیعِ غر قد

کرم ہو بہرِ رسولِ اکرم، امامِ اعظم ابوحنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روضہ شاہِ اَنَام سے جوابِ سلام

ہمارے امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم پر شہنشاہِ اُمم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بے حد

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ شام و رُود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

لطف و کرم تھا۔ مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً میں جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضہ پُر انوار پر اس طرح سلام عرض کیا: اَلْسَّلَامُ عَلَیْکَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ تو روضہ انور سے جواب کی آواز آئی: وَ عَلَیْکَ السَّلَامُ يَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۱۸۶ انتشارات گنجینہ تہران)

تمہارے دربار کا گدا ہوں، میں سائلِ عشقِ مصطفیٰ ہوں

کرو کرم بہرِ غوثِ اعظم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائل بخشش ص ۳۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تاجدارِ رسالت کی بشارت

سیدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب تحصیلِ علم سے فراغت حاصل

کر لی تو گوشہ نشینی کی نیت فرمائی۔ ایک رات جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ و

سَلَّمَ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: ”اے ابو حنیفہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو میری سنتِ زندہ کرنے کیلئے پیدا فرمایا

ہے، آپ گوشہ نشینی کا ہرگز قصد (یعنی ارادہ) نہ کریں۔“ (تذکرۃ الاولیاء ص ۱۸۶)

عطا ہو خوفِ خدا، خدارا، دو الفِ مصطفیٰ خدارا

کرو عملِ سنتوں پہ ہر دم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائل بخشش ص ۳۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی (عبادِ راق)

دن رات کے معمولات

جناب رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خواب میں تشریف لا کر سیدنا امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرمہ کی حوصلہ افزائی فرمائی اور سُنَّتوں کی خدمت کا حکم دیا، جس کے نتیجے میں ہمارے امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرمہ کا سُنَّتوں کی خدمت کی مصروفیت اور ذوقِ عبادت ملاحظہ ہو۔ چنانچہ حضرت مسعر بن کدام علیہ رحمۃ اللہ السّلام فرماتے ہیں: ”میں امام اعظم ابو حنیفہ علیہ رحمۃ اللہ الاکرمہ کی مسجد میں حاضر ہوا، دیکھا کہ نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو سارا دن علمِ دین پڑھاتے رہتے، اس دوران صرف نمازوں کے وقفے ہوئے۔ بعد نمازِ عشاء آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی دولت سرا (یعنی مکانِ عالیشان) پر تشریف لے گئے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد سادہ لباس میں ملبوس خوب عُمُر لگا کر فضا میں مہکاتے، اپنا نورانی چہرہ چمکاتے ہوئے پھر آ کر مسجد کے کونے میں نوافل میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی، اب در دولت (یعنی مکانِ عالیشان) پر تشریف لے گئے اور لباس تبدیل کر کے واپس آئے اور نمازِ فجر باجماعت ادا کرنے کے بعد گزشتہ کل کی طرح عشاء تک سلسلہ درس و تدریس جاری رہا۔ میں نے سوچا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت تھک گئے ہونگے، آج رات تو ضرور آرام فرمائیں گے، مگر دوسری رات بھی وہی معمول رہا۔ پھر تیسرا دن اور رات بھی اسی طرح گزرا۔ میں بے حد متاثر ہوا اور میں نے فیصلہ کر لیا کہ عمر بھر ان کی خدمت میں رہوں گا۔ چنانچہ میں نے ان کی مسجد ہی میں

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر روزِ بُخْرُوڑ و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی خُفا عت کروں گا۔ (کنز العمال)

مستقل قیام اختیار کر لیا۔ میں نے اپنی مدّتِ قیام میں، امامِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ کو دن میں کبھی بے روزہ اور رات کو کبھی عبادت و نوافل سے غافل نہیں دیکھا۔ البتہ ظہر سے قبل آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھوڑا سا آرام فرمالیا کرتے تھے۔ (الْمُنَاقِبُ لِلْمَوْفَّقِ ج ۱ ص ۲۳۰ تا ۲۳۱ کوئٹہ) حضرت سیدنا ابنِ ابی مُعَاوِہَ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی روایت ہے، مِسْعَرِ بْنِ کِدَامِ عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ بے حد خوش نصیب تھے کہ ان کی وفات امامِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ کی مسجد میں سجدے کی حالت میں ہوئی۔ (ایضاً ص ۲۳۱) اَللّٰہُمَّ عَزَّوَجَلَّ

کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

جو بے مثال آپ کا ہے تقویٰ، تو بے مثال آپ کا ہے فتویٰ

ہیں علم و تقویٰ کے آپ سَنَم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیس سال مسلسل روزے

”الْخَيْرَاتُ الْحَسَنَاتُ“ میں ہے، آپ نے مسلسل تیس سال روزے رکھے،

تیس سال تک ایک رَکْعَت میں قرآنِ پاک ختم کرتے رہے، چالیس (بلکہ 45) سال تک عشاء کے وُضُو سے فجر کی نماز ادا کی، جس مقام پر آپ کی وفات ہوئی اُس مقام پر آپ نے سات ہزار بار قرآنِ پاک ختم کئے۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَةُ اللہِ

تعالیٰ علیہ کے سامنے امامِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ پر کسی نے اعتراض کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابو یعلیٰ)

نے فرمایا: ”کیا تم ایسے شخص پر اعتراض کرتے ہو جس نے پینتالیس سال تک پانچوں نمازیں ایک ہی وضو سے ادا کیں اور وہ ایک رُکعت میں پورا قرآن کریم ختم کر لیتے تھے اور میرے پاس جو کچھ فقہ ہے وہ انہیں سے سیکھا ہے۔“ روایت میں ہے: شروع میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساری رات عبادت نہیں کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار کسی کو یہ کہتے ہوئے سُن لیا کہ ”ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساری رات سوتے نہیں ہیں۔“ چنانچہ اُس کے حُسن ظن کی لاج رکھتے ہوئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام رات عبادت شروع کر دی۔ (الْخَيْرَاتُ الْجَسَن ص ۵۰)

تری سخاوت کی دھوم مچی ہے، مُراد منہ مانگی مل رہی ہے

عطا ہو مجھ کو مدینے کا غم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ماہِ رمضان میں 62 ختم قرآن

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم

رَمَضانُ المبارک میں مع عید الفِ ۶۲ قرآنِ پاک ختم کرتے، (دن کو ایک، رات کو ایک، تراویح کے اندر سارے ماہ میں ایک اور عید کے روز ایک) اور مال میں سخاوت کرنے والے تھے، علم سکھانے میں صابر (یعنی صبر کرنے والے) تھے، اپنے حق میں کئے جانے والے اعتراضات کو سنتے تھے، غصے سے کوسوں دور تھے۔ (الْخَيْرَاتُ الْجَسَن ص ۵۰)

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُو د پڑھو کہ تمہارا رُو د مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طرائف)

عطا ہو خوفِ خدا خدا را دو القتِ مصطفےٰ خدا را

کروں عملِ ستّوں پہ ہر دم، امامِ اعظم ابوحنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کبھی ننگے سر نہ دیکھا

”تذکرۃ الاولیاء“ میں ہے، سیدنا داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

میں امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرمہ کی خدمت میں بیس سال حاضر رہا۔ خلوت ہو یا جلوت (یعنی

لوگوں کے درمیان ہوں یا اکیلے)، کبھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ننگے سر دیکھا، نہ کبھی پاؤں

پھیلانے دیکھا۔ ایک بار عرض کی: حضور! تنہائی میں تو پاؤں پھیلا لیا کریں۔ فرمایا: ”مجمع

میں تو لوگوں کا احترام کروں اور تنہائی میں اللہ عزوجل کا احترام نہ کروں، یہ مجھ سے نہیں

ہو سکتا۔“

(تذکرۃ الاولیاء ۱۸۸)

اُستاد کے مکان کی طرف پاؤں نہ پھیلاتے

”الْخَيْرَاتُ الْحَسَنَاتُ“ میں ہے: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندگی بھر اپنے استاذِ

محترم سیدنا امامِ حماد علیہ رحمۃ اللہ الجواد کے مکانِ عظمت نشان کی طرف پاؤں پھیلا کر

نہیں لیئے حالانکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکانِ عالی شان اور استاذِ محترم علیہ رحمۃ اللہ الاکرمہ

کے مکانِ عظیم الشان کے درمیان تقریباً سات گلیاں پڑتی تھیں! (الْخَيْرَاتُ الْحَسَنَاتُ ص ۸۲)

فَرَمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

اُستاد کی چوکھٹ پر سر رکھ کر سو جاتے

سُبْحَنَ اللہ! ہمارے امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرام اپنے استاد کا کس قدر احترام فرماتے تھے، جیسی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم دین کی دولت سے نہال و مالا مال تھے۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بھی اپنے استادِ محترم کے ساتھ احترام مثالی تھا چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب، ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (نخروجہ)“ صفحہ 143 تا 144 پر میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کا ارشاد ہے: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: جب میں بغرض تحصیلِ علم (یعنی علم دین سیکھنے کے لئے) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درِ دولت پر جاتا اور وہ باہر تشریف نہ رکھتے ہوتے تو براہِ ادب ان (یعنی اپنے استادِ محترم) کو آواز نہ دیتا، ان کی چوکھٹ پر سر رکھ کر لیٹ رہتا۔ ہوا خاک اور ریتا اڑا کر مجھ پر ڈالتی، پھر جب (اپنے طور پر استاذِ گرامی) حضرت زید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا شانہ اقدس سے تشریف لاتے (تو) فرماتے: ”ابنِ عمِّ رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! (یعنی اے رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بچے کے بیٹے) آپ نے مجھے اِطْلَاع کیوں نہ کرادی؟“ میں عرض کرتا: مجھے لائق نہ تھا کہ میں آپ کو اِطْلَاع کراتا۔“ (مرآۃ الجنان للیافی ج ۱ ص ۹۹ بتصرُّف دارالکتب العلمیۃ بیروت) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ فرمانے کے بعد مزید فرمایا: یہ ادب ہے جس

کی تعلیم قرآن عظیم نے فرمائی:

إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ
الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ⑤
وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ
إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاللَّهُ
عَفُوفٌ رَحِيمٌ ⑥ (پ ۲۶، الحجرات)

ترجمہ کنز الایمان: بیشک وہ جو تمہیں
جُحُروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر
بے عقل ہیں۔ اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک
کہ تم آپ ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ ان
کے لئے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

کیا مرتد استاد کی بھی تعظیم کرنی ہوگی؟

دینی اُستاد کے احترام کے بارے میں جو بیان کیا گیا وہ صرف صحیح العقیدہ
مسلمان غیر فاسق استاذ کیلئے ہے اگر معاذ اللہ اُستاد غیر مسلم یا مرتد ہے تو اُس کا کوئی
احترام نہیں بلکہ ایسوں سے پڑھنا، ان کی صحبت میں رہنا خود اپنے ایمان کیلئے خطرناک
ہے۔ مرتد اُستاد کے شاگرد پر حق کے بارے میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت،
مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی خدمتِ بابرکت میں سُوال ہوا تو
فرمایا: اِس قسم کے استاذ کا شاگرد پر وہی حق ہے جو (کہ فرشتوں کے سابقہ استاذ) شیطانِ لعین
کا فرشتوں پر ہے کہ فرشتے اُس پر لعنت بھیجتے ہیں اور قیامت کے دن (اپنے استاذ کو)
گھسیٹ گھسیٹ کر دوزخ میں پھینک دیں گے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۷۰۷) بہر حال
بیان کردہ ”دونوں حکایتوں سے“ بالخصوص وہ طلبہ درس حاصل کریں جو اپنے مسلمان
دینی اُستادہ کا احترام کرنے کے بجائے اُن کی توہین کرتے اور پیچھے سے اُن کا مذاق

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زُورِ پاک نہ پڑھے۔ (حکم)

اُڑاتے پھرتے ہیں، ایسے طلبہ کو علمِ دین کی اصل روح کیوں کر حاصل ہو سکتی ہے! مولائے روم علیہ رحمۃ القیوم فرماتے ہیں:۔

از خدا جو نیم توفیقِ ادب بے ادب محروم ماند از فضلِ رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد بلکہ آتشِ درِ ہمہ آفاق زد

(ہم اللہ تعالیٰ سے حصولِ ادب کی توفیق مانگتے ہیں کیونکہ بے ادب رب تعالیٰ کے فضل سے محروم رہتا ہے۔ بے ادب نہ صرف اپنے آپ کو بُرے حالات میں رکھتا ہے بلکہ اس کی بے ادبی کی آگ تمام دنیا کو اپنی پلیٹ میں لیتی ہے)

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۷۰۹)

”استاذِ تُو روحانی باپ ہوتا ہے“ کے بانیس حُرُوف کی

نسبت سے اساتذہ کی غیبتوں کی 22 مثالیں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 505 صفحات

پر مشتمل کتاب، ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صَفْحَہ 419 اور صَفْحَہ بَعْدِیَہ پر ہے: علمِ دین پڑھانے والا استاذ انتہائی قابلِ احترام ہوتا ہے مگر بعض نادان طلبہ اپنے اساتذہ کے نام بگاڑتے، مذاق اُڑاتے ہوئے نقلیں اُتارتے، ہتھمیں لگاتے، بدگمانیاں اور غیبتیں کرتے ہیں، ان کی اصلاح کی خاطر اساتذہ کی غیبتوں کی 22 مثالیں حاضر کی ہیں: ❀ آج استاذ صاحبِ کاموڈ آف ہے لگتا ہے گھر سے لڑکر آئے ہیں ❀ یہ فلاں مدر سے میں پڑھاتے تھے ❀ وہاں تنخواہ کم تھی، زیادہ تنخواہ کیلئے ہمارے مدر سے میں تشریف لائے ہیں ❀ توبہ! توبہ! ہمارے استاذ (یا قاری صاحب) بالغات (یعنی بڑی لڑکیوں) کو ٹیوشن پڑھانے ان کے گھر

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعَاَف ہوں گے۔ (کنزِ اہمال)

جاتے ہیں ❀ اُستاد صاحب پڑھانے میں مجھ غریب پر کم مگر فُلاں مالدار کے لڑکے پر زیادہ توجُّہ دیتے ہیں ❀ ہمارے اُستاد صاحب جب دیکھو مجھے ذلیل کرتے رہتے ہیں ❀ طَلَبے پر بلا وجہ سختی کرتے ہیں ❀ پڑھانا آتا نہیں، اُستاد بن بیٹھے ہیں ❀ دیکھا! آج اُستاد صاحب میرے سُوال پر کیسے پھنسے ❀ اُستاد صاحب کو کتاب کے حاشے سے مُتَعَلِّق کوئی سُوال پوچھ لو تو آئیں بائیں شائیں کرنے لگتے ہیں ❀ اُستاد صاحب نے اس سُوال کا جواب غلط دیا ہے، آؤ میں تمہیں کتاب دکھاتا ہوں ❀ اُستاد صاحب کو خود عبارت پڑھنی نہیں آتی اس لئے ہم سے پڑھواتے ہیں ❀ اُستاد صاحب کو تو ڈھنگ سے ترجمہ کرنا بھی نہیں آتا ❀ اُستاد صاحب سبق کو خواہ مخواہ (خاہ۔ بخاہ) لمبا کر دیتے ہیں ❀ فُلاں اُستاد سے تو میں مجبوراً پڑھ رہا ہوں، میرا بس چلے تو ان سے پیریڈ (یا سبق) لے کر کسی اور کو دے دوں یا انہیں مدرّسے ہی سے نکال دوں ❀ فُلاں اُستاد تو ”بابائے اُردو شُرُوحات“ ہیں، اردو شرح سے تیاری کر کے آتے ہیں، جب تک اُردو شرح نہ پڑھ لیں سبق نہیں پڑھا سکتے ❀ آج اُستاد صاحب سبق تیار کر کے نہیں آئے تھے اسی لئے ادھر ادھر کی باتوں میں وقت گزار دیا ❀ جب یہ زیرِ تعلیم تھے تو پڑھائی میں اتنے کمزور تھے کہ روزانہ اپنے اُستاد سے ڈانٹ کھاتے تھے ❀ میں حیران ہوں کہ فُلاں طالبِ علم کی پوزیشن کیسے آگئی! ضرور اُستاد صاحب نے اس کو پرچے کے سُوالات بتائے ہوں گے ❀ فُلاں اُستاد (یا قاری صاحب) کا ذہن مدنی نہیں ہے، اُنہوں نے کبھی مدرّسے میں مدنی کاموں کے بارے میں ایک لفظ نہیں بولا ❀

(ابن عدی)

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر زُور و شریف پڑھو! اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔

فُلاں فُلاں اُستاد کی آپس میں بنتی نہیں جب دیکھو ایک دوسرے کے خلاف باتیں کرتے رہتے ہیں ❁ ہمارے اُستاد (یا قاری صاحب) آج کل فُلاں اَمَر میں بڑی دلچسپی لے رہے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دیوار کی کیچڑ

حضرت سیدنا امام فخر الدین رازی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: امام

اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ اپنے ایک مہر و مَجُوسِی (یعنی آتش پرست) کے یہاں قَرْضہ وُصُول

کرنے کیلئے تشریف لے گئے۔ اِتِّفَاق سے اُس کے مکان کے قریب آپ رَضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

کی نعلِ پاک (یعنی جُوتی مبارک) میں کیچڑ لگ گئی، کیچڑ پھڑانے کیلئے نعلِ پاک کو جھاڑا تو

کچھ کیچڑ اُڑ کر مَجُوسِی کی دیوار سے لگ گئی، پریشان ہو گئے کہ اب کیا کروں! کیچڑ صاف کرتا

ہوں تو دیوار کی مٹی بھی اُکھڑے گی اور صاف نہیں کرتا تو دیوار خراب ہو رہی ہے۔ اسی

شش و پنج میں دروازے پر دستک دی، مَجُوسِی نے باہر نکل کر جب امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ

اللہِ الْاَکْبَرِ کو دیکھا تو اُس نے قَرْض کی ادائیگی کے سلسلے میں ٹالم ٹول شروع کر دی۔ امام اعظم

عَلِیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ نے قَرْض کا مُطالَبہ کرنے کے بجائے دیوار پر کیچڑ لگ جانے کی بات بتا کر

نہایت ہی لُجَاجَت (یعنی عاجزی) کے ساتھ مُعَانِی مانگتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھے یہ بتائیے کہ

آپ کی دیوار کس طرح صاف کروں؟ امام اعظم عَلِیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ کی حُقُوقُ الْعِبَاد کے

مُعالِے میں بے قراری اور خوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ دیکھ کر مَجُوسِی بے حد مُتَأَثِّر (مُت - اٹ - ثر)

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامِ مغیر)

ہُو اور کچھ اس طرح بولا: اے مسلمانوں کے امام! دیوار کی کچھڑ تو بعد میں بھی صاف ہوتی رہے گی، پہلے میرے دل کی کچھڑ صاف کر کے مجھے مسلمان بنا دیجئے۔ چُنا چُپ و مَہْجُو سی امامِ اعظم علیہ رَحْمۃُ اللہِ الکریم کا تقویٰ دیکھ کر حلقہ بگوشِ اسلام ہو گیا۔

(تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۰۲ دار احیاء التراث العربی بیروت)

گُنہ کی دلدل میں پھنس گیا ہوں، گلے گلے تک میں دھنس گیا ہوں

نکالئے بہرِ نُوح و آدم ، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پوسٹر لگانے کا مسئلہ

امامِ اعظم ابو حنیفہ علیہ رَحْمۃُ اللہِ الکریم کی مَحَبَّت کا دم بھرنے والے اسلامی بھائیو!

دیکھا آپ نے، ہمارے امامِ اعظم علیہ رَحْمۃُ اللہِ الکریم بندوں کے حُقوق کے مُعاملے میں اللہ

عَزَّوَجَلَّ سے کس قدر ڈرتے تھے! اس حُکایت سے اُن لوگوں کو درس حاصل کرنا چاہئے جو

لوگوں کی دیواروں اور سیڑھیوں کے کونوں وغیرہ کو پیک (یعنی پان کے رنگین تھوک) کی

پچکاریوں سے بدعُما کر دیتے ہیں، اسی طرح! غیر اجازتِ مالک مکانوں اور دُکانوں کی

دیواروں اور دروازوں نیز سائن بورڈز اور گاڑیوں، بسوں وغیرہ کے باہر یا اندر اسٹیکرز اور

پوسٹر لگانے والے، دیواروں پر مالک کی اجازت کے بغیر ”چاکنگ“ کرنے والے بھی

درس حاصل کریں کہ اس طرح کرنے سے لوگوں کے حُقوق پامال ہوتے ہیں۔ بے شک

فَرَمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : جو مجھ پر ایک دُرود شریف پڑھتا ہے اَللّٰہُ مَرُوْ جُلّ اُس کیلئے ایک قبر ادا کر لے گا اور قبر ادا نہ ہوا پھاڑ پھانتا ہے۔ (عبارت حق)

حُقُوْقُ اللہ ہی عظیم تر ہیں مگر توبہ کے تعلق سے حُقُوْقُ الْعِبَاد کا معاملہ حُقُوْقُ اللہ سے سخت تر ہے، دنیا میں جس کسی کا حق ضائع کیا ہوا اگر اُس سے مُعافی تلافی کی ترکیب دنیا ہی میں نہ بنی ہوگی تو قیامت کے روز اُس صاحبِ حق کو نیکیاں دینی پڑیں گی اور اگر اس طرح بھی حق ادا نہ ہوا تو اُس کے گناہ اپنے سر لینے ہوں گے۔ مثلاً جس نے بلا عذر شرعی کسی کو جھاڑا ہوگا، گھو ر کر یا کسی بھی طرح ڈرایا ہوگا، دل دکھایا ہوگا، کسی کو مارا ہوگا، کسی کے پیسے دبا لئے ہوں گے، پیک، پوسٹر یا چاکنگ وغیرہ کے ذریعے کسی کی دیوار خراب کی ہوگی، کسی کی دکان یا مکان کے آگے جگہ گھیر کر اُس کیلئے ناحق پریشانی کا سامان کیا ہوگا، کسی کی عمارت سے قریب غیر واجبی طور پر زبردستی اپنی عمارت بنا کر اُس کی ہوا اور روشنی میں رُکاوٹ کھڑی کی ہوگی، کسی کی اسکوٹریا کار وغیرہ کو اپنی گاڑی سے ڈینٹ ڈال کر یا خراش لگا کر راہ فرار اختیار کی ہوگی، یا بھاگ نہ سکنے کی صورت میں اپنا قُصُوْر ہونے کے باوجود اپنی چُرب زبانی یا رُعب داب سے اُسی کو مجرم باور کرا کر اُس کی حق تلفی کی ہوگی، عید قرباں وغیرہ کے موقع پر صاحبِ مکان کی رضا مندی کے بغیر اُس کے گھر کے آگے جانور باندھ کر یا ذبح کر کے اُس کی دیوار یا گھر سے نکلنے کا رستہ گوبر، خون اور کچھڑ وغیرہ سے آلود کر کے اُس کیلئے ایذا کا سامان کیا ہوگا، کسی کے مکان یا دکان کے پاس یا اس کی چھت یا پلاٹ پر پریشان کن گند کچرا پھینکا ہوگا، الْغَرَض لوگوں کے حُقُوْق پامال کرنے والا اگرچہ نمازیں، حج، عمرے، خیراتیں اور بڑی بڑی نیکیاں لیکر گیا ہوگا، مگر بروز قیامت اُس کی عبادتیں وہ لوگ

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر زُور دیا کہ لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

لے جائیں گے جن کو ناحق نقصان پہنچایا ہوگا یا بلا اجازت شرعی کسی طرح سے ان کی دل آزاری کا باعث بنا ہوگا۔ نیکیاں دینے کے باوجود دُھُوقِ باقی رہنے کی صورت میں اُن کے گناہ اس ”نیک نمازی“ کے سر تھوپ دیئے جائیں گے اور یوں دوسروں کی حق تلفی کرنے کے سبب حاجی، نمازی، روزہ دار اور تہجد گزار ہونے کے باوجود وہ جہنم میں جا پڑے گا۔ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی۔ (اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ) ہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے لئے چاہے گا محض اپنے فضل و کرم سے صلح کرائے گا۔ مزید تفصیلات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ”ظلم کا انجام“ ملاحظہ فرمائیے۔ حُقوقُ الْعِبَاد کے مُتَعَلِّقِ ایک اور عبرت انگیز حکایت پڑھئے اور خوفِ خداوندی سے لرزیئے:

قیامت کا خوف دلانے پر بے ہوش ہو گئے

سَيِّدُنا مِسْعَر بنِ كِدَامِ عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ السَّلَام سے روایت ہے: ایک روز ہم امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَكْرَم کے ساتھ کہیں سے گزر رہے تھے کہ بے خیالی میں امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَكْرَم کا مبارک پاؤں ایک لڑکے کے پیر پر پڑ گیا، لڑکے کی چیخ نکل گئی اور اُس کے منہ سے بے ساختہ نکلا: يَا شَيْخُ لَا تَخَافُ الْقِصَاصَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ! ”یعنی جناب! کیا آپ قیامت کے روز لئے جانے والے انتقامِ خداوندی سے نہیں ڈرتے؟“ یہ سنتے ہی امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَكْرَم پر لرزہ طاری ہو گیا اور غش کھا کر زمین پر تشریف لائے، جب کچھ دیر کے بعد ہوش میں آئے تو میں نے عرض کی کہ ایک لڑکے کی بات سے آپ اس قدر کیوں گھبرا

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

گئے؟ فرمایا: ”کیا معلوم اُس کی آواز غیبی ہدایت ہو۔“ (الْمُنَاقِبُ لِلْمَوْفُقِ ج ۲ ص ۱۳۸)

شہادۂ وکاستم ہے یتیم، مدد کو آؤ امام اعظم

سوا تمہارے ہے کون ہمد، امام اعظم ابوحنیفہ (وسائل بخشش ص ۳۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دوسروں کو ایذا دینے والو خبردار!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا کہ امام اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ

جان بوجھ کر کسی پر ظلم کریں اور اُس کا پیّر گچل دیں، بے خیالی میں سرزد ہونے والے

فعل پر بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوفِ خدا عزوجل کے سبب بے ہوش ہو گئے اور ایک ہم لوگ

ہیں کہ جان بوجھ کر نہ جانے روزانہ کتنوں کو طرح طرح سے ایذائیں دیتے ہوں گے، مگر

افسوس! ہمیں اس بات کا احساس تک نہیں ہوتا کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قیامت کے روز

ہم سے انتقام لیا تو ہمارا کیا بنے گا!

فُضُولِ باتوں سے نفرت

ایک بار خلیفہ ہارون الرشید نے سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض

کی: حضرت سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف (یعنی خوبیاں) بیان کیجئے۔ فرمایا:

امام اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ نہایت ہی پرہیزگار تھے، ممنوعاتِ شرعی سے بچتے تھے، اہل دنیا

سے پرہیز فرماتے، فُضُولِ باتوں سے نفرت کرتے، اکثر خاموش رہ کر (دین اور آخرت

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جو شخص مجھ پر زُور و پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

کے بارے میں) سوچتے رہتے، جب کوئی مسئلہ (مس۔ ع۔ لہ) پوچھتا تو معلوم ہونے پر جواب دے دیتے ورنہ خاموش رہتے، ہر طرح سے اپنے دین و ایمان کی حفاظت فرماتے، ہر ایک (مسلمان) کا ذِکر بھلائی کے ساتھ ہی کرتے (یعنی کسی کی عیب چینی اور غیبت نہ فرماتے)، خلیفہ ہارون الرشید نے یہ سن کر کہا: ”صالحین (یعنی نیک بندوں) کے اخلاق ایسے ہی ہوتے ہیں۔“

(الْخَيْرَاتُ الْحَسَنَاتُ ص ۸۲)

امام اعظم گفتگو میں پہل کرنے سے بچتے

حضرت سیدنا فضل بن دُکین رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کہتے ہیں: امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ اَکْرَمُ نہایت با رُعب تھے، (بات شروع کرنے میں پہل نہ فرماتے بلکہ) جب بھی گفتگو فرماتے تو کسی کے جواب ہی کیلئے فرماتے اور بیکار باتیں سنتے ہی نہ تھے نیز ایسی باتوں پر توجہ بھی نہ فرماتے۔

(الْخَيْرَاتُ الْحَسَنَاتُ ص ۵۵)

گفتگو میں پہل کے نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ اَکْرَمُ کے گفتگو میں پہل نہ کرنے کی حکمت مرحبا! واقعی اگر اس ”حکمت بھرے مدنی پھول“ کو اپنا لیا جائے تو بہت سارے نقصانات سے بچت ہو سکتی ہے، کیوں کہ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ آدمی کوئی غیر ضروری خبر دیتا یا فالٹو گفتگو چھیڑتا ہے پھر اگرچہ خود خاموش ہو بھی جائے مگر اس کی چھیڑی ہوئی بات پر تبصرہ برابر جاری رہتا ہے حتیٰ کہ گفتگو کا یہ فُضُول در فُضُول سلسلہ چلتے چلتے بسا اوقات

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (۱: ۱۰۱)

گناہوں کی وادیوں میں اُتر جاتا ہے! نہ انسان بات کا آغاز کرے نہ اتنے بکھیرے ہوں۔

فُضُولِ گوئی کی نکلے عادت، ہو دُور بے جاہلی کی خصلت

دُرُود پڑھتا رہوں میں ہر دم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۳۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی انعامات کس کیلئے کتنے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور

گناہوں سے بچنے کے طریقہ کار پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام ”مَدَنی

انعامات“ بصورتِ سوالات مُرتَّب کیا گیا ہے۔ اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی

بہنوں کیلئے 63، طلبہٴ علمِ دین کیلئے 92، دینی طالبات کیلئے 83، مَدَنی مُتوں اور مَدَنی

مُتوں کیلئے 40 جبکہ خُصوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے 27 مَدَنی

انعامات ہیں۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طلبہٴ مَدَنی انعامات کے مطابق

عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل ”فکرِ مدینہ کرتے ہوئے“ یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے

کر مَدَنی انعامات کے جتنی سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔ ان مَدَنی

انعامات کو اخلاص کے ساتھ اپنا لینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں

حَاسِلِ رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے اکثر دُور ہو جاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پابندِ سُنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ اور دس مرتبہ شام و رُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

لئے گڑھنے کا ذہن بھی بنتا ہے۔ سبھی کو چاہئے کہ باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مَدَنی انعامات کا رسالہ حاصل کریں اور روزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرتے ہوئے اس میں دیئے گئے خانے پُر کریں اور ہجری سن کے مطابق ہر مَدَنی یعنی قمری ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے مَدَنی انعامات کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنائیں۔

وَلِیْ اِنِّیْ بِنَا تُوْ اُسْ کُو رِبِّ لَمْ یَزَلْ
مَدَنی انعامات پر کرتا رہے جو بھی عمل
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
عَامِلِیْنَ مَدَنی انعامات کے لئے بشارتِ عظمی

مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے والے کس قدر خوش قسمت ہوتے ہیں اس کا اندازہ اس مَدَنی بہار سے لگائیے چٹانچہ حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حلیفہ (یعنی قسیم) بیان ہے کہ ماہِ رجب المرجب ۱۴۲۶ھ کی ایک شب مجھے خواب میں مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لبہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، اور میٹھے بول کے الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو اس ماہِ روزانہ پابندی سے مَدَنی انعامات

فَرَمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی (عبدا رزاق)

سے مُتَعَلِّقِ فِکْرِ مَدِیْنۃِ کَرۡعِ گاہ، اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مغفرت فرما دیگا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دشمن کے لئے دعا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے ساتھ کوئی کتنی

ہی بُرائی کرتا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی خیر خواہی ہی فرماتے۔ چنانچہ ایک بار کسی حاسد

نے امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کو سخت بُرا بھلا کہا، گندی گالیاں بھی دیں اور گمراہ بلکہ

مَعَاذِ اللہ عزوجل زندیق (یعنی بے دین) تک کہہ دیا۔ امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے جواب

میں ارشاد فرمایا: ”اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ آپ کو مُعَاف فرمائے، اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے کہ آپ جو کچھ

میرے بارے میں کہہ رہے ہیں میں ایسا نہیں ہوں۔“ اتنا فرمانے کے بعد آپ کا دل بھرا آیا

اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمانے لگے: ”میں اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ سے اُمید کرتا ہوں

کہ وہ مجھے مُعَافِی عطا فرمائے گا، آہ! مجھے عذاب کا خوف رُلاتا ہے۔“ عذاب کا تصوّر آتے

ہی گریہ (یعنی رونا) بڑھ گیا اور روتے روتے بے ہوش ہو کر زمین پر تشریف لے آئے۔ جب

ہوش آیا تو دعا مانگی: ”یا اللہ عزوجل! جس نے میری بُرائی بیان کی اس کو مُعَاف فرمادے۔“ وہ

شخص آپ کے یہ اخلاقِ کریمہ دیکھ کر بہت مُتَاَثِّر ہوا اور مُعَافِی مانگنے لگا، فرمایا: جس نے

لا علمی کے سبب میرے بارے میں کچھ کہا اُس کو مُعَاف ہے، ہاں جو اہل علم ہونے کے باوجود

جان بوجھ کر میری طرف غلط عیب منسوب کرتا ہے وہ قُصُوْر وار ہے۔ کیوں کہ علما کی غیبت

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر روزِ بُحُّرُ زُوْد شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی خُفا عت کروں گا۔ (کنز العمال)

کرنا ان کے بعد بھی باقی رہتا ہے۔ (الْخَيْرَاتُ الْجَسَنُ ص ۵۵)

نہ جیتے جی آئے کوئی آفت، میں قبر میں بھی رہوں سلامت

بروزِ حُشْر بھی رکھنا بے غم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طمانچہ مارنے والے کو انوکھا انعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے مخالف پر امامِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم کے فضل و

کرم کا ایک اور اچھو تا واقعہ سنئے اور جھومئے اور اپنے ذاتی دشمنوں پر لاکھ غصہ آئے درگزر

کی عادت ڈال کر عملی طور پر امامِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم کی مَحَبَّت کا ثبوت فراہم کیجئے۔

چنانچہ ایک بار کسی حاسد نے کروڑوں مسلمانوں کے بے تاج بادشاہ اور امام و پیشوا سپہِ نَا

امامِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم کو معاذ اللہ زوردار طمانچہ رسید کر دیا، اس پر صَبْر و تَحَمُّل

کے پیکر امامِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم نے انتہائی عاجزی کے ساتھ فرمایا: ”بھائی جان! میں بھی

آپ کو طمانچہ مار سکتا ہوں مگر نہیں ماروں گا، عدالت میں آپ کے خلاف دعویٰ دائر کر سکتا

ہوں مگر نہیں کروں گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں آپ کے ظلم کی فریاد کر سکتا

ہوں لیکن نہیں کرتا اور بروزِ قیامت اس ظلم کا بدلہ حاصل کر سکتا ہوں مگر یہ بھی نہیں کروں گا،

اگر بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ پر خصوصی کرم فرمایا اور میری سفارش آپ کے حق

میں قبول کر لی تو میں آپ کے ؛ نیرِ جَنَّت میں قدم نہ رکھوں گا۔“

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابو یعلیٰ)

ہوئی شہا فَرْدِ جُرمِ عائد، بچا پھنسا ورنہ اب مُقَلَّد

فرشتے لے کے چلے جہنّم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُعَاف کرنے والے بروزِ قیامت بے حساب داخلِ جنت ہونگے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ہمارے امامِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ صَبْر کے

پہاڑ تھے اور وہ صَبْر کے فضائل سے آگاہ تھے۔ کاش! ہم بھی اپنے اوپر ظلم کرنے والوں پر

غصے سے بے قابو ہو کر لڑائی بھڑائی پر اُتر آنے کے بجائے اُن کو مُعَاف کر کے ثواب کا خزانہ

لوٹنا سیکھ لیں۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 505

صفحات پر مشتمل کتاب، ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صَفْحَہ 479 اور 481 پر دیئے ہوئے

دو فرامینِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھئے اور جھومئے: { 1 } جسے یہ پسند ہو کہ

اُسکے لیے (جنت میں) مُخَل بنایا جائے اور اُسکے دَرَجات بلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو

اُس پر ظلم کرے یہ اُسے مُعَاف کرے اور جو اُسے مُحرّم کرے یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس

سے قُطْع تعلق کرے (یعنی تعلقات توڑے) یہ اُس سے ناٹھ (یعنی رشتہ) جوڑے۔ (الْمُسْتَدْرَک

لِلْحَاکِم ج ۳ ص ۱۲ حدیث ۳۲۱۵ دارالمعرفة بیروت) { 2 } قیامت کے روز اعلان کیا

جائے گا: جس کا اَجْر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّہ کرم پر ہے، وہ اُٹھے اور جنت میں داخل ہو

جائے۔ پوچھا جائے گا: کس کے لیے اجر ہے؟ وہ مُنادی (یعنی اعلان کرنے والا) کہے گا: ”اُن

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

لوگوں کے لیے جو مُعاف کرنے والے ہیں۔“ تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بلا حساب جَنّت میں داخل ہو جائیں گے۔ (الْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ ج ۱ ص ۵۴۲ حدیث ۱۹۹۸) اس عنوان پر مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ”عَفُو و درگزر کے فضائل“ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے، یہ رسالہ فیضانِ سنّت جلد 2 کے باب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صفحہ 478 تا 493 پر بھی موجود ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر بھی پڑھو اور ”پرنٹ آؤٹ“ کر سکتے ہیں۔

اہلِ زمانہ میں سب سے زائد عَقْلَمَند

ہمارے امامِ اعظمِ علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے پاس علمِ دین کا زبردست ذخیرہ تھا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت زیادہ عَقْلَمَند تھے۔ ”الْخَيْرَاتُ الْحَسَنَاتُ“ میں ہے، حضرت سیدنا امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زائد عَقْلَمَند کسی عورت نے نہیں جنا۔“ سیدنا بکر بن حیش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”اگر امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے اہلِ زمانہ کی عقلوں کو جمع کیا جائے، تو امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقل سب پر غالب آجائے۔“ (الْخَيْرَاتُ الْحَسَنَاتُ ص ۶۲) آپ کی عقلِ سلیم اور بے مثال اندازِ تفہیم (تفہیم یعنی سمجھانے کے بے نظیر طریقے) کی ایک ایمان افروز حکایت سنئے اور جھومئے:

عثمانِ غنی کے گستاخ پر انفرادی کوشش

گوفہ میں ایک شخص امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین جامع القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ شرافت نشان میں بکواس کرتا اور معاذ اللہ عزوجل آپ رضی اللہ تعالیٰ

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

عنہ کو یہودی کہتا تھا۔ ایک بارسیدنا امام اعظم علیہ رَحْمۃُ اللہِ الْاَکْبَرِہ اُس کے پاس تشریف لے گئے اور اس پر انہرادی کو شش کے ذریعے حکمت بھرے مدنی پھول لٹاتے ہوئے فرمایا: میں آپ کی بیٹی کیلئے رشتہ لایا ہوں، لڑکا ایسا ہے کہ بس اُس پر ہر وقت خوفِ خدا عزوجل کا غلبہ رہتا ہے۔ نہایت مُتَّقٰی اور پرہیزگار ہے اور ساری ساری رات عبادت میں گزار دیتا ہے۔ لڑکے کے یہ اوصاف (یعنی خوبیاں) سن کر وہ شخص بولا: بہت خوب! ایسا داماد تو ہمارے سارے خاندان کیلئے باعثِ سعادت ہوگا! امام اعظم علیہ رَحْمۃُ اللہِ الْاَکْبَرِہ نے فرمایا: مگر اُس میں ایک عیب ہے اور وہ یہ کہ وہ مذہباً یہودی ہے۔ یہ سنتے ہی وہ شخص سیخ پا ہو گیا اور گرج کر بولا: کیا میں اپنی بیٹی کی شادی یہودی سے کروں؟ سیدنا امام اعظم علیہ رَحْمۃُ اللہِ الْاَکْبَرِہ نے نہایت ہی نرمی سے ارشاد فرمایا: ”بھائی! آپ خود تو اپنی بیٹی یہودی کے نکاح میں دینے کیلئے تیار نہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یکے بعد دیگرے اپنی دو شہزادیاں کسی یہودی کے نکاح میں دے دیں!“ یہ سن کر اُس کی عقل ٹھکانے لگ گئی اور وہ بے حد نادِم ہوا اور سیدنا عثمان غنی ذُو النُّوَرِیْنِ جامع القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت سے توبہ کی۔ (الْمُنَاقِبُ لِلْکَرْدِی ج ۱ ص ۱۶۱ کوئٹہ)

نور کی سرکار سے پایا دو شالہ نور کا

ہو مبارک تم کو ذُو النُّوَرِیْن جوڑا نور کا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جان دیدی مگر حکومتی عہدہ قبول نہ کیا

عباسی خلیفہ منصور نے امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم سے عرض کی کہ آپ میری مملکت (مم۔ ل۔ گت) کے قاضی القضاة (یعنی چیف جج) بن جائیے۔ فرمایا: میں اس عہدے کے قابل نہیں۔ منصور بولا: آپ جھوٹ کہتے ہیں۔ فرمایا: اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو آپ نے خود ہی فیصلہ کر دیا! جھوٹا شخص قاضی بننے کے لائق ہی نہیں ہوتا۔ خلیفہ منصور نے اس بات کو اپنی توہین تصور کرتے ہوئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جیل بھجوا دیا۔ روزانہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر مبارک پر دس کوڑے مارے جاتے جس سے خون سر اقدس سے بہ کر ٹخنوں تک آ جاتا، اس طرح مجبور کیا جاتا رہا کہ قاضی بننے کیلئے ہامی بھر لیں، مگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حکومتی عہدہ قبول کرنے کیلئے راضی نہ ہوئے۔ اسی طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیومیہ دس کے حساب سے ایک سو دس کوڑے مارے گئے۔ لوگوں کی ہمدردیاں امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے ساتھ تھیں۔ بالآخر دھوکے سے زہر کا پیالہ پیش کیا گیا، مگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مومنانہ فراست سے زہر کو پہچان گئے اور پینے سے انکار فرما دیا، اس پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لٹا کر زبردستی حلق میں زہر انڈیل دیا گیا، زہر نے جب اپنا اثر دکھانا شروع کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز ہو گئے اور سجدے ہی کی حالت میں ۱۵۰ھ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جامِ شہادت نوش کیا۔ (الْخَيْرَاتُ الْجَسَان ص ۸۸۔ ۹۲) اس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف 80 برس

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زُورِ پاک نہ پڑھے۔ (عام)

تھی۔ بغدادِ معلّٰی میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزارِ فائز الانوار آج بھی مَرَجِعِ خَلّاق ہے۔

پھر آقا بغداد میں بلا کر، وہ روضہ دکھائیے جہاں پر

ہیں نور کی بارشیں چھما چھم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۳۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
مزارِ امامِ اعظم کی برکتیں

مفتیٰ حجاز شیخ شہاب الدین احمد بن حجر ہیتمی مکی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہ

القوی اپنی مشہور کتاب ”الْخَيْرَاتُ الْحَسَنَاتُ فِي مَنَاقِبِ النُّعْمَانِ“ کے باب نمبر

35 جس کے عنوان میں یہ بھی ہے، ”آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قَبْرِ شریف کی زیارت

حاجتیں پوری ہونے کیلئے مفید ہے“ میں فرماتے ہیں: جاننا چاہئے کہ علما اور دیگر حاجت

مند حضرات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِ شریف کی مسلسل زیارت کرتے رہتے ہیں اور

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آ کر اپنی خَوَاصِّ (یعنی حاجتوں) کے لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کو وسیلہ بناتے ہیں اور اس میں کامیابی پاتے ہیں، ان میں سے (حضرت سیدنا) امام شافعی

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہ القوی بھی ہیں، جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغداد میں تھے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کے مُتَعَلِّقِ مروی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں (حضرت سیدنا امام) ابو

حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے تَبَرُّکِ حاصل کرتا ہوں، اور جب کوئی حاجت پیش آتی ہے تو

دو رَکْعَت پڑھ کر ان کی قَبْرِ انور کے پاس آتا ہوں اور اُس کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ سے

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعَاَف ہوں گے۔ (کنز العمال)

دُعا کرتا ہوں تو وہ حاجت جلد پوری ہو جاتی ہے۔ (اَلْخَبَرَاتُ الْحَسَنَاتُ ص ۹۳)

اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کِی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مَغفرت ہو۔

جگر بھی زخمی ہے دل بھی گھائل، ہزار فکریں ہیں سو مسائل

دُکھوں کا عِطّار کو دو مرہم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

فیضانِ مَدَنی چینل جاری رہے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے،

سُنّتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر کیجئے

اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مَدَنی مرکز کی طرف سے عنایت

فرمودہ مَدَنی انعامات کے مطابق عمل کرتے ہوئے روزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنے احتساب)

کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے

ذمّے دار کو جمع کروائیے۔ آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے ایک عظیم الشان مَدَنی بہار آپ کے

گوشِ گزار کی جاتی ہے چنانچہ میر پور نمبر ۱۱ (ڈھاکہ، بنگلہ دیش) کے ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی

کے بیان کا لُبِ لُب اب ہے کہ میں تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ

اسلامی کے ”مَدَنی ماحول“ کے تحت ہونے والے مَدَنی تربیتی کورس کے لیے

”انفرادی کوشش“ کرنے کے لیے ایک علاقے میں گیا۔ ایک اسلامی بھائی کو جُو نہی میں

نے مَدَنی تربیتی کورس کی دعوت پیش کی تو وہ بول اُٹھا: میرے چہرے پر پیارے آقا، مکی

(۱: بن عدی)

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر رُودِ شریف پڑھو! اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔

مَدَنی مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کی نشانی یعنی داڑھی شریف جو آپ دیکھ رہے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ دعوتِ اسلامی کے ”مَدَنی چینل“ کا فیضان ہے، مَدَنی چینل پر ایک رِقَّت انگیز سنتوں بھر ا بیان سن کر نماز کا پابند بنا، داڑھی سجائی اور میں نے قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَلٰی اِحْسَانِہ۔

مَدَنی چینل سنتوں کی لائیگا گھر گھر بہار

مَدَنی چینل سے ہمیں کیوں والہانہ ہونہ پیار (وسائلِ بخشش ص ۳۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی چینل کے ذریعے ضروری علوم حاصل کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحَنَ اللہ! دعوتِ اسلامی کے ”مَدَنی چینل“ نے دنیا کے کئی ممالک میں سنتوں کی دھوم مچا رکھی ہے، مَدَنی چینل کے ذریعے نیکیاں بڑھانے اور جنت دلانے، گناہ مٹانے اور جہنم سے بچانے والے ضروری علوم سیکھنے کو ملتے ہیں۔

ضروری علوم کے حصول کی ترغیب دیتے ہوئے حضرت سپدنا امام بُرْہَانُ الدِّین ابراہیم زَرْنُوْجی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اَفْضَلُ الْعِلْمِ عِلْمُ الْحَالِ وَ اَفْضَلُ الْعَمَلِ حِفْظُ الْحَالِ یعنی ”افضل ترین علم وہ ہوتا ہے کہ جو اُمور اُس وقت درپیش ہوں اُن سے آگاہی حاصل کی جائے اور افضل ترین عمل اپنے احوال (یعنی کیفیات و حال و چال) کی حفاظت کرنا ہے۔“ پس ایک مسلمان پر ان علوم کا جاننا بہت ضروری ہے جن کی ضرورت اُس کو اپنی زندگی میں پڑتی ہے،

فَرَمَانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے (جامِ صغیر)

خواہ وہ کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتا ہو۔ (راہِ علم ص ۱۷) گھر بیٹھے سنتیں اور روزِ مَرّہ کی ضرورت کا علم دین حاصل کرنے کیلئے آپ بھی مَدَنی چینل دیکھئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب فرمائیے۔

مَدَنی چینل میں نبی کی سنتوں کی دھوم ہے

اس لئے شیطان لعین رنجور ہے مغموم ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور

چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشَاہِ بُیُوت،

مُصْطَفٰے جَانِ رَحْمَت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوَاشَہٗ بزمِ جَنَّتِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جَنّت

نشان ہے: جس نے میری سنت سے مَحَبّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبّت کی اور جس

نے مجھ سے مَحَبّت کی وہ جَنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (مَشْکَلَةُ الْمَصَابِيح ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵)

سینہ تری سنت کا مدینہ بنے آقا

جَنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”شانِ امامِ اعظم ابوحنیفہ“ کے انیس حُرُوف کی نسبت سے

تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے کے 19 مَدَنی پھول

{ 1 } حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب،

دائیں غُیُوب، مُنْزَہٗ عَنِ الْغُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سرِ اقدس میں اکثر تیل

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو بھی پر ایک دُرود شریف پڑھتا ہے (اللّٰهُمَّ عَزِّ وَّجَلِّ اَسْ كِلْہِ كِلْہِ قِیْر اِطَا جِر لَکِھَا و قِیْر اِطَا حُد پِہَا زَعْتَا ہِے۔ (عبارازان)

لگاتے اور داڑھی مبارک میں کنگھی کرتے تھے اور اکثر سر مبارک پر کپڑا رکھتے تھے یہاں تک کہ وہ کپڑا تیل سے تر رہتا تھا (اَلْشَّامِلُ الْمَحْمَدِيَّةُ لِلتَّرْمِذِي ص ۴۰) معلوم ہوا ”سر بند“ کا استعمال سنت ہے، اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ جب بھی سر میں تیل ڈالیں، ایک چھوٹا سا کپڑا سر پر باندھ لیا کریں، اس طرح اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ٹوپی اور عمامہ شریف تیل کی آلودگی سے کافی حد تک محفوظ رہیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سُبْحَ مَدِیْنَةِ عَفْی عَنْہُ کَا ہر سہا برس سے ”سر بند“ استعمال کرنے کا معمول ہے {2} **فرمانِ مصطفیٰ** صَلَّی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم: ”جس کے بال ہوں وہ ان کا احترام کرے“ (سُنَنِ ابوداؤد ج ۴ ص ۱۰۳) حدیث ۴۱۶۳ یعنی انہیں دھوئے، تیل لگائے اور کنگھی کرے (أَشْعَةُ اللَّمَعَاتِ ج ۳ ص ۶۱۷)

{3} حضرت سیدنا نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دن میں دو مرتبہ تیل لگاتے تھے (مُصَنَّف ابْنِ آبِی شَیْبَہ ج ۶ ص ۱۱۷) بالوں میں تیل کا بکثرت استعمال خصوصاً اہل علم حضرات کے لئے مفید ہے کہ اس سے سر میں خشکی نہیں ہوتی، دماغ تراور حافظہ قوی ہوتا ہے {4} **فرمانِ مصطفیٰ** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم:

”جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو بھنوں (یعنی ابروؤں) سے شروع کرے، اس سے سر کا درودور ہوتا ہے“ (الْجَامِعُ الصَّغِيرُ لِلْسُّنُوْطِ ص ۲۸ حدیث ۳۶۹) {5} { كُنْزُ الْعَمَالِ “میں ہے:

پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب تیل استعمال فرماتے تو پہلے اپنی اُلٹی ہتھیلی پر تیل ڈال لیتے تھے، پھر پہلے دونوں ابروؤں پر پھر دونوں آنکھوں پر

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر زُورِ دِیَا کُھَا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

اور پھر سرِ مبارک پر لگاتے تھے { كُنْزُ الْعَمَالِ ج ۷ ص ۴۶ رقم ۱۸۲۹۵ } { 6 } ”طَبْرَانِی“ کی روایت میں ہے: سرِ کارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب داڑھی مبارک کو تیل لگاتے تو ”عَنْفَقَه“ (یعنی نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں) سے ابتدا فرماتے تھے { اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِی ص ۳۶۶ حدیث ۷۶۲۹ } { 7 } داڑھی میں کنگھی کرنا سنت ہے { اَشْعَةُ السَّمْعَاتِ ج ۳ ص ۶۱۶ } { 8 } { بِغیرِ بِسْمِ اللہ پڑھے تیل لگانا اور بالوں کو خشک اور پُر اگندہ (پُر اگندہ یعنی بکھرے ہوئے) رکھنا خلافِ سنت ہے { 9 } حدیثِ پاک میں ہے: جو بِغیرِ بِسْمِ اللہ پڑھے تیل لگائے تو 70 شیاطین اس کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں { عَمَلُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ لابن السنی ج ۱ ص ۳۲۷ حدیث ۱۷۳ } { 10 } حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیّدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِیْ نُقُلْ کرتے ہیں، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مومن کے شیطان اور کافر کے شیطان میں ملاقات ہوئی، کافر کا شیطان خوب مَوْتَانِازہ اور اچھے لباس میں تھا۔ جبکہ مومن کا شیطان دُبلا پتلا، پُر اگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) بالوں والا اور برہنہ (ب۔ رَہ۔ نہ یعنی نگا) تھا۔ کافر کے شیطان نے مومن کے شیطان سے پوچھا: آخر تم اتنے کمزور کیوں ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں ایک ایسے شخص کے ساتھ ہوں جو کھاتے پیتے وقتِ بِسْمِ اللہ شریف پڑھ لیتا ہے تو میں بھوکا و پیاسا رہ جاتا ہوں، جب تیل لگاتا ہے تو بِسْمِ اللہ شریف پڑھ لیتا ہے تو میرے بال پُر اگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) رہ جاتے ہیں۔

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار رُوِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

اس پر کافر کے شیطان نے کہا: میں تو ایسے کے ساتھ ہوں جو ان کاموں میں کچھ بھی نہیں کرتا لہذا میں اس کے ساتھ کھانے پینے، لباس اور تیل لگانے میں شریک ہو جاتا ہوں (احیاء العلوم ج ۳ ص ۴۵) { 11 } تیل ڈالنے سے قبل ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“

پڑھ کر تیل کی شیشی وغیرہ میں سے اٹے ہاتھ کی ہتھیلی میں تھوڑا سا تیل ڈالئے، پھر پہلے سیدھی آنکھ کے ابرو پر تیل لگائیے پھر اٹٹی کے، اس کے بعد سیدھی آنکھ کی پلک پر، پھر اٹٹی پر، اب سر میں تیل ڈالئے۔ اور داڑھی کو تیل لگائیں تو نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں سے آغاز کیجئے { 12 } سرسوں کا تیل ڈالنے والا ٹوپی یا عمامہ اتارتا ہے تو بعض اوقات بدبو

کا بھڑک نکلتا ہے لہذا جس سے بن پڑے وہ سر میں عُمَدہ خوشبودار تیل ڈالے، خوشبودار تیل بنانے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ کھوپرے کے تیل کی شیشی میں اپنے پسندیدہ عُمَر کے چند قطرے ڈال کر حل کر لیجئے، خوشبودار تیل تیار ہے۔ سر اور داڑھی کے بالوں کو وقتاً فوقتاً صابون سے دھوتے رہئے { 13 } عورتوں کو لازم ہے کہ کنگھی کرنے میں یا سر دھونے میں جو

بال نکلیں انھیں کہیں چھپا دیں کہ ان پر اجنبی (یعنی ایسا شخص جس سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام نہ ہو) کی نظر نہ پڑے (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۹۲) { 14 } خاتَمُ الْمُؤْمَرِّسَلِیْنَ، رَحْمَةُ لِّلْعَلَمِیْنَ

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔ (ترمذی ج ۳ ص ۲۹۳)

حدیث (۱۷۶۲) یہ نہی (یعنی ممانعت مکروہ) تنزیہی ہے اور مقصد یہ ہے کہ مرد کو بناؤ سنگھار میں مشغول نہ رہنا چاہیے (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۲۳۵) امام مناوی علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جو شخص مجھ پر زُرو پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

ہیں: جس شخص کو بالوں کی کثرت کی وجہ سے ضرورت ہو وہ مُطلقاً روزانہ کنگھی کر سکتا ہے (فیض القدیر ج ۶ ص ۴۰۴) { 15 } بارگاہِ رضویت میں ہونے والے سوال و جواب ملاحظہ ہوں، سُوال: کنگھا داڑھی میں کس کس وقت کیا جائے؟ جواب: کنگھے کے لیے شریعت میں کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے اعتدال (یعنی میانہ روی) کا حکم ہے، نہ تو یہ ہو کہ آدمی جتنا ہی شکل بنارہے نہ یہ ہو کہ ہر وقت مانگ چوٹی میں گرفتار (فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۹۲، ۹۴) { 16 } کنگھی کرتے وقت سیدھی طرف سے ابتدا کیجئے چنانچہ اُمُّ الْمُؤْمِنِینِ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: سرکارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر کام میں دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے شروع کرنا پسند فرماتے یہاں تک کہ جوتا پہننے، کنگھی کرنے اور طہارت کرنے میں بھی (بخاری ج ۱ ص ۸۱ حدیث ۱۶۸) شارحِ بخاری حضرت علامہ بدر الدین حنفی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ تین چیزیں بطورِ مثال ارشاد فرمائی گئیں ورنہ ہر کام جو عزّت اور بُرُزُگی رکھتا ہے اُسے سیدھی طرف سے شروع کرنا مستحب ہے جیسے مسجد میں داخل ہونا، لباس پہننا، مسواک کرنا، سرمہ لگانا، ناخن تراشنا، مونچھیں کاٹنا، بغلوں کے بال اُتارنا، وُضُو، غسل کرنا اور بیٹِ اُخْلا سے باہر آنا وغیرہ اور جس کام میں یہ بات نہیں جیسے مسجد سے باہر آنے، بیٹِ اُخْلا میں داخل ہونے، ناک صاف کرنے، نیز شلوار اور کپڑے اُتارتے وقت بائیں (یعنی الٹی طرف) سے ابتدا کرنا مستحب ہے (عمدۃ القاری ج ۲ ص ۴۷۶) { 17 } نمازِ جُمُعہ کے لیے تیل اور خوشبو لگانا مستحب ہے (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۷ مکتبہ

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

المدینہ باب المدینہ کراچی) { 18 } روزے کی حالت میں داڑھی مونچھ میں تیل لگانا مکروہ نہیں مگر اس لیے تیل لگایا کہ داڑھی بڑھ جائے، حالانکہ ایک مُشت (یعنی ایک مُٹھی) داڑھی ہے تو یہ بغیر روزے کے بھی مکروہ ہے اور روزے میں بَدْرَجَہٗ اَوَّلٰی (ایضاً ص ۹۹) { 19 } میّت کی

داڑھی یا سر کے بال میں کنکھی کرنا، ناجائز و گناہ ہے۔ (ذُرْمَخْتَار ج ۳ ص ۱۰۴ دارالمعرفۃ بیروت)

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا

صحیح عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو (حدائق بخشش شریف)

ہزاروں سسّئیں سکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صفحات

پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت حصہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب ”سسّئیں اور

آداب“ ہدیہٴ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سسّئوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ

اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سسّئوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سسّئیں قافلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کودے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوس میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ

رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہوں کو بہ نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے

اپنی دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں

ماہانہ کم از کم ایک عدد سسّئوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھو میں چھائیے۔



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَللّٰہُمَّ اَعُوْذُ بِاَنَّہُ مِنْ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہمکنہ مدنی ماحول میں بکثرت شتیں سکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو **فیضانِ مدینہ** محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالچھے، اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بزرگت سے پایہ سنت بنے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے گا ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے **مدنی انعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **مدنی قافلوں** میں سفر کرتا ہے۔ اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبہ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید سہرنگدہ ریسٹورنٹ - فون: 021-32203311
- لاہور: دارالافتاء دارالحدیث گنج بخش روڈ - فون: 042-37311679
- سرگودھا: دارالافتاء دارالحدیث - فون: 041-2632625
- کشمیر: چانک مہدیاس پور - فون: 058274-37212
- جھڑ پور: فیضانِ مدینہ تعلیمی ادارہ - فون: 022-2620122
- پٹنہ: دارالافتاء دارالحدیث - فون: 061-4511192
- کولہا: دارالافتاء دارالحدیث - فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پور ویکٹیل چانک ماہیال روڈ - فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گورگ ٹمبر 9 انور سٹریٹ، صدر - فون: 030-37311679
- خان پور: دارالافتاء دارالحدیث - فون: 041-2632625
- قراچي: چانک مہدیاس پور - فون: 058274-37212
- کشمیر: چانک مہدیاس پور - فون: 058274-37212
- جھڑ پور: فیضانِ مدینہ تعلیمی ادارہ - فون: 022-2620122
- پٹنہ: دارالافتاء دارالحدیث - فون: 061-4511192
- کولہا: دارالافتاء دارالحدیث - فون: 044-2550767

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-95/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email: maktaba@dawateislami.net

مکتبہ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC1286